163168 ـ خاوند اور بیوی مرتد ہوگئے اور شادی کرلی پھر خاوند مسلمان ہو گیا تو کیا تجدید نکاح کرنا ہو گا ؟

سوال

جب میں شادی سے قبل اپنے خاوند سے ملی تو ہم دونوں مسلمان تھے، لیکن (استغفر اللہ) آپس میں ملنے کے کچھ عرصہ بعد ہی ہم دونوں مرتد ہوگئے اور پھر ہم نے برطانوی قانون کے مطابق شادی کر لی اور غیر مسلم ہونے کی بنا پر غیر اسلامی شادی کی تقریب بھی منائی.
پھر شادی کے دو برس بعد میرے خاوند نے دوبارہ اسلام قبول کر لیا اور میں كئی ماہ تك كافر ہی رہی، لیکن الحمد للہ میں نے بھی بالآخر اسلام قبول کر لیا ہم اب اچھی حالت میں ہیں، اب سوال یہ ہے کہ:
کیا ہماری شادی صحیح ہے؟ اور اگر صحیح نہیں تو پھر ہم پر کیا واجب ہوتا ہے ؟
یہ علم میں رہے کہ ہمارے ارد گرد والےسب جانتے ہیں کہ ہماری شادی ہوئی اور شادی کی تقریب میں جج اور پادری شامل تھا، لیکن مشکل یہ ہے کہ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکی ہوں کہ ہم غیر مسلم تھے اور ہماری شادی برطانوی قانون کے مطابق تھی نہ کہ شریعت اسلامیہ کے مطابق ہمیں اب کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب مرتد خاوند اور بیوی مسلمان ہو جائیں تو وہ اسی طرح اپنے نکاح پر باقی رکھے جائیں گے جیسے اصلی کافر اپنے نکاح پر باقی رکھے جاتے ہیں، اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (118752) کے جواب میں گزر چکا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

اور اگر دونوں میں سے كوئی ایك مسلمان ہو جائے اور دوسرا عورت کی عدت گزرنے کے بعد مسلمان ہو تو پھر اکثر علماء کرام کے ہاں نکاح کی تجدید کی جائیگی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب خاوند اور بیوی میں سے كوئی ایك شخص مسلمان ہو جائے اور دوسرا عورت کی عدت گزرنے کے عرصہ تك مسلمان نہ ہو تو عام علماء کرام کے قول کے مطابق نکاح فسخ ہو جائیگا.

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس میں علماء کرام کا کوئی اختلاف نہیں، الا یہ کہ امام نخعی رحمہ اللہ سے کچھ بیان کیا جاتا ہے جس میں انہوں نے علماء کرام کی جماعت سے علیحدہ ہو کر شاذ کو اختیارکیا ہے اور ان کی متابعت بھی کسی نے نہیں کی، ان کا خیال ہے کہ وہ اپنے خاوند کے نکاح میں ہی واپس دی جائیگی چاہے مدت کتنی بھی زیادہ لمبی اور طویل ہو.

کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب رضی اللہ تعالی عنہا کو ان کے خاوند ابو العاص کے پہلے نکاح میں ہی لوٹایا تھا "

اسے ابو داود نے روایت کیا ہے، اور امام احمد نے بھی اس سے دلیل لی ہے.

امام احمد رحمہ اللہ سے کہا گیا: کیا یہ روایت نہیں کیا جاتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نئے نکاح میں واپس کیا تھا ؟

تو امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کی کوئی اصل نہیں ہے.

کہا جاتا ہے کہ زینب رضی اللہ تعالی عنہا اور ابوالعاص رضی اللہ تعالی عنہ کے اسلام میں آٹھ برس کی مدت کا عرصہ ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی (7 / 188).

اور بعض علماء کرام نے یہ اختیارکیا ہے کہ چاہے عورت کی عدت گزر جائے تو بھی نکاح فسخ نہیں ہوگا، اس لیے اگر خاوند اور بیوی عدت گزرنے کے بعد آپس میں رجوع کرنے پر رضامند ہوں تو انہیں ملنے کا حق حاصل ہے، اور تجدید نکاح کی کوئی ضرورت نہیں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم رحمہ اللہ نے اسی قول کو اختیار کیا اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اسے ہی راجح قرار دیا ہے.

انہوں نے ابو العاص رضی اللہ تعالی عنہ کی مندرجہ بالا حدیث سے استدلال کیا ہے، اور اس لیے بھی کہ سنت نبویہ میں اس معاملہ کی تحدید عدت ختم ہونے سے ثابت نہیں ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 245 - 248).

اس قول کی بنا پر آپ اپنے سابقہ نکاح پر ہی قائم ہیں اور تجدید نکاح کی کوئی ضرورت نہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کو ہر قسم کی خیر و بھلائی کی توفیق نصیب فرمائے.

والله اعلم .